وادیٔ جہنم:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «الوَيْلُ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَهْوِي فِيهِ الكَافِرُ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ» "ویل" جہنم کی ایک وادی ہے۔ اس میں جب کسی کافر کو ڈالا جائے گا تو اس کی گہرائی کے آخر تک پہنچنے میں اسے چالیس سال لگیں گے۔ (ترمذی)

آپ ﷺ نے مزید فرمایا: «تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ؟ قَالَ: «جُبٌّ فِي جَهَنَّمَ تَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةٍ، أَعَدَّهُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْقُرَّاءِ الْمُرَائِينَ » غم کے کنوئیں (جب الحزن) سے پناہ مانگو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ، یہ جب الحزن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جہنم کی ایک وادی ہے جس سے خود جہنم ہر دن ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ اسے اللہ تعالی نے دکھاوا کرنے والے ریاکار علماء کے لئے بنایا ہے۔ (بیہقی) جہنم کے بارے میں اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا: ﴿فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝٥٩﴾ (مریم: ٥٩) ترجمہ: پس قریب ہے کہ وہ گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ الغی جہنم کی ایک وادی ہے اس میں وہ لوگ ڈالے جائیں گے جو شہوات نفس کی پیروی کرتے ہیں۔ جہنم لمبی چوڑی ہونے کے ساتھ ساتھ بہت گہری بھی ہے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ دھم کی آواز سنائی پڑی۔ رسول ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا، جانتے ہو یہ کیسی آواز تھی؟ صحابہ نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے کہا کہ ستر سال پہلے ایک بھاری پتھر جہنم میں پھینکا گیا تھا اب جا کر وہ اس کی تہ میں پہنچا ہے، اسی کی آواز ہے۔ (مسلم) جہنمیوں کو فرشتے جہنم میں انتہائی بے دردی سے ذلیل کر کے بیڑیاں ہتھکڑیاں ڈال کر پھینکیں گے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَسِيقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۝٧١﴾ (الزمر: ٧١) ترجمہ: (اس فیصلہ کے بعد) وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے۔ دوسری جگہ فرمایا: ﴿وَتَرَى ٱلْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِى ٱلْأَصْفَادِ ۝٤٩ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ ٱلنَّارُ ۝٥٠﴾ (إبراهيم: ٤٩ – ٥٠) ترجمہ: اس روز تم مجرموں کو دیکھو گے

کہ زنجیروں میں ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے ہوں گے، تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جارہے ہوں گے۔ یہ جہنمی انتہائی تکلیف محسوس کریں گے۔ چاروں طرف سے انہیں آگ گھیرے ہو گی۔ان کا کھانا پینا اوڑھنا بچھونا ہر چیز صرف آگ ہی آگ ہو گی۔ ان کا جرم ان کے چہروں ہی سے ظاہر ہو گا۔ قرآن میں ہے: ﴿يُعْرَفُ ٱلْمُجْرِمُونَ بِسِيمَٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِٱلنَّوَٰصِى وَٱلْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾﴾ (الرحمن: ٤١) ترجمہ: مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے اور انہیں پیشانی کے بال اور پاؤں پکڑ پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔ جہنمیوں کی جسمانی کیفیت وہ نہیں ہو گی جو دنیا میں ہے بلکہ ان کی قدو قامت میں آج کے لحاظ سے بڑا فرق ہو گا تاکہ زیادہ سے زیادہ عذاب محسوس کر سکیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «ضِرْسُ الْكَافِرِ، أَوْ نَابُ الْكَافِرِ، مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ» کافر کے دانت احد پہاڑ کے برابر ہوں گے اور ان کا چمڑا بہت موٹا ہو گا۔ تین دن کی مسافت کے برابر۔(مسلم) اہل جہنم کا عذاب بھی ایک دوسرے سے الگ ہو گا۔انواع واقسام کے عذاب ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِ الْمِرْجَلُ، مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا» جہنمیوں کا سب سے ہلکا عذاب یہ ہو گا کہ آگ کے جوتے اور تسمہ پہنائے جائیں گے جس سے پہننے والے کا دماغ اس طرح کھولے گا جس طرح پکتی ہوئی ہانڈی ابلتی اور کھولتی ہے۔ کسی کو اس سے زیادہ عذاب کیا دیا جاسکتا ہے، لیکن یہ جہنم کا سب سے ہلکا عذاب ہو گا۔(مسلم) جہنم کی آگ کے سلسلہ میں اللہ کے رسول نے فرمایا: «أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ» جہنم کی آگ ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو گئی۔ سو جہنم کالی سیاہ ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ) جہنم میں سب سے پہلے تین قسم کے لوگ ڈالے جائیں گے۔ ایک ریاکار مجاہد، دوسرے ریاکار علماء، تیسرے ریاکار مال خرچ کرنے والے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهِ

فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ: جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ، وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ، وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ، وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ " **قیامت کے دن سب سے پہلے اس شخص کا فیصلہ ہو گا جو دنیا میں شہید ہوا ہو گا۔ اسے اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا اور اللہ کی نعمتیں اسے یاد دلائی جائیں گی۔ وہ اسے یاد بھی آجائیں گی۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ اس کا تو نے کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ اے اللہ! میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں نے تیری راہ میں جان دے دی۔ اللہ تعالی کہے گا تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو نے تو جہاد اس لئے کیا کہ تجھے لوگ بہادر کہیں۔ سو، لوگوں نے بہادر کہہ لیا۔ پھر اس کے بارے میں اللہ حکم دے گا اور اسے منھ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ُپھر اس شخص کو لایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا اور قرآن کا علم حاصل کیا۔ اسے بھی اللہ کی دی گئی نعمتیں یاد دلائی جائیں گی اور اسے بھی سب یاد آجائیں گی۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ ان کا کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے سیکھا اور لوگوں کو سکھایا اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھا۔ اللہ اس سے کہے گا کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو نے علم اس لئے حاصل کیا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا کہ لوگ تجھے قرآن پڑھنے والا کہیں۔ سو تجھے لوگوں نے عالم اور قرآن پڑھنے والا کہہ لیا۔ اسے بھی اللہ کے حکم سے اوندھے منھ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ شخص بھی اللہ کے حضور لایا جائے گا جسے اللہ تعالی نے دنیا میں کشادگی عطا کی تھی اور ہر قسم کے مال سے نوازا تھا۔ اسے بھی اللہ تعالی کی نعمتیں یاد دلائی جائیں گی جنہیں وہ یاد کرے گا۔ اس سے پوچھا**

جائے گا کہ ان کا تو نے کیا کیا؟ وہ کہے گا ہر اس راہ میں میں نے وہ مال خرچ کیا جو تجھے محبوب تھی۔ اللہ اس سے کہے گا کہ تو جھوٹا ہے۔ تو نے تو یہ سب اس لئے کیا کہ لوگ تجھے فیاض کہیں۔ سو، لوگوں نے تجھے فیاض اور سخی کہہ لیا۔ اسے بھی اللہ کے حکم سے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

ایک مسلم کا ہر عمل خالص اللہ کے لئے ہونا چاہئے۔ اللہ کے یہاں بڑے سے بڑے عمل کی قبولیت کے لئے اخلاص شرط اولین ہے۔ اس کے بغیر ہر عمل ضائع اور ساری نیکیاں اکارت ہیں۔ اللہ تعالی شرک کو ناپسند کرتا ہے۔ خواہ یہ اپنے نفس ہی کی شرکت کیوں نہ ہو۔ اللہ ہر ایک کو اس سے محفوظ رکھے، آمین۔ اہل جہنم کا کھانا بڑا بھیانک اور اذیت ناک ہو گا۔ زقوم کھانے کو دیا جائے گا۔ پیپ اور زخموں کا دھوون پینے کو ملے گا۔ جو انتہائی گرم اور شدید بدبودار ہو گا۔ جسے کھانے والا کھا نہ سکے گا اور کھائے گا تو آنتیں کٹ جائیں گی اور بالکل جھلس کر رہ جائے گا۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ إِنَّ لَدَيْنَآ أَنكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾ ﴾ (المزمل: ١٢ - ١٣) ترجمہ: ہمارے پاس (ان کے لئے) بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ اور حلق میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب۔ دوسری جگہ فرمایا: ﴿ إِنَّ شَجَرَتَ ٱلزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ ٱلْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَٱلْمُهْلِ يَغْلِي فِي ٱلْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ ٱلْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ ﴾ (الدخان: ٤٣ - ٤٦) ترجمہ: زقوم کا درخت گنہ گار کا کھانا ہو گا، تیل کی تلچھٹ جیسا، پیٹ میں وہ اس طرح جوش کھائے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے۔ زقوم کے بارے میں مزید فرمایا: ﴿ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ ٱلزَّقُّومِ ﴿٦٢﴾ إِنَّا جَعَلْنَٰهَا فِتْنَةً لِّلظَّٰلِمِينَ ﴿٦٣﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيٓ أَصْلِ ٱلْجَحِيمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَأَنَّهُۥ رُءُوسُ ٱلشَّيَٰطِينِ ﴿٦٥﴾ فَإِنَّهُمْ لَءَاكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِـُٔونَ مِنْهَا ٱلْبُطُونَ ﴿٦٦﴾ ﴾ (الصافات: ٦٢ - ٦٦) ترجمہ: بولو، یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے فتنہ بنا دیا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہ سے نکلتا ہے اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔ جہنم کے لوگ اسے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامَهُ؟» زقوم کا ایک قطرہ اگر دنیا میں آجائے تو اہل دنیا کی زندگی برباد ہو جائے۔ ان کا کیا حال ہو گا جن کا یہی کھانا ہو گا۔ (ترمذی، احمد، ابن ماجہ)

جہنمیوں کو جو کچھ پینے کو ملے گا اس کا تذکرہ اللہ نے اس طرح کیا ہے: ﴿ فَلَيْسَ لَهُ ٱلْيَوْمَ هَٰهُنَا حَمِيمٌ ﴿٣٥﴾ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴿٣٦﴾ ﴾ (الحاقة: ٣٥ - ٣٦) ترجمہ: لہذا آج نہ یہاں اس کا کوئی یار غم خوار ہے اور نہ زخموں کے دھوون کے سوا اس کے لئے کوئی کھانا۔ دوسری جگہ فرمایا: ﴿ وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ ﴾ (الكهف: ٢٩) ترجمہ: وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا اور ان کا منھ بھون ڈالے گا، بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ۔ قرآن میں انہیں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ مِّن وَرَآئِهِۦ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّآءٍ صَدِيدٍ ﴿١٦﴾ يَتَجَرَّعُهُۥ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُۥ وَيَأْتِيهِ ٱلْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِن وَرَآئِهِۦ عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿١٧﴾ ﴾ (إبراهيم: ١٦ - ١٧) ترجمہ: پھر اس کے بعد آگے اس کے لئے جہنم ہے۔ وہاں اسے کچ لہو کا سا پانی پینے کو دیا جائے گا جسے وہ زبردستی حلق سے اتارنے کی کوشش کرے گا اور مشکل ہی سے اتار سکے گا۔ موت ہر طرف سے اس پر چھائی رہے گی مگر وہ مرنے نہ پائے گا اور آگے ایک سخت عذاب اس کی جان کا لاگو رہے گا۔ دوسری جگہ ہے: ﴿ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ ﴾ (النبأ: ٢٤ - ٢٥) ترجمہ: اس کے اندر کسی ٹھنڈک اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ وہ نہ چکھیں گے، کچھ ملے گا تو بس گرم پانی اور زخموں کا دھوون۔ سورہ حج میں ہے: ﴿ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ﴿٢١﴾ ﴾ (الحج: ١٩ - ٢١) ترجمہ: ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا، جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصہ تک گل جائیں گے اور ان کی خبر لینے کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ الحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَيَنْفُذُ الحَمِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلِتُ مَا فِي جَوْفِهِ، حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ» جب جہنمیوں کے سروں پر گرم پانی ڈالا جائے گا جو سر سے ان کے پیٹ میں داخل ہو جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہو گا وہ قدموں کے راستے بہہ کر نکل جائے گا۔ یہی "صہر" یعنی پگھلنا ہے۔ پھر اس جہنمی کو ویسا بنا دیا

جائے گا جیسا وہ تھا(ترمذی، احمد) یہی گرم پانی جسے اگر پہاڑوں پر ڈال دیا جائے تو پتھر بھی پگھل جائیں، اہل جہنم کو پینے کے لئے دیا جائے گا۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْغَـٰشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَـٰشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ ءَانِيَةٍ ﴿٥﴾ ﴾ (الغاشية: ١ – ٥) ترجمہ: کیا تمہیں اس چھا جانے والی آفت (یعنی قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟ کچھ چہرے اس روز خوف زدہ ہوں گے، سخت مشقت کر رہے ہوں گے، تھکے جاتے ہوں گے، شدید آگ میں جھلس رہے ہوں گے، کھولتے ہوئے چشمے کا پانی انہیں پینے کو دیا جائے گا۔

اہل جہنم کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا جو خود ایک عذاب ہو گا۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ فَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ ٱلْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِۦ مَا فِى بُطُونِهِمْ وَٱلْجُلُودُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُم مَّقَـٰمِعُ مِنْ حَدِيدٍ ﴿٢١﴾ ﴾ (الحج: ١٩ – ٢١) ترجمہ: ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں، مزید فرمایا: ﴿ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ ٱلنَّارُ ﴿٥٠﴾ ﴾ (إبراهيم: ٥٠) ترجمہ: تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے۔

سب سے زیادہ عذاب اس شخص کو دیا جائے گا جو دوسروں کو بھلائی کا حکم تو دیتا ہے لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا اور برائیوں سے دوسروں کو روکتا ہے لیکن خود ان سے باز نہیں رہتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ، فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الحِمَارِ بِرَحَاهُ، فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلاَنُ، أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ المُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ أَفْعَلُهُ، وَأَنْهَى عَنِ المُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ " ایک آدمی لایا جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ وہ جہنم میں اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے۔ جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے اے فلاں! کیا تو بھلائیوں کا حکم نہ دیتا تھا اور برائیوں سے روکتا نہ تھا؟ وہ جواب دے گا کہ ہاں میں بھلائیوں کا حکم دیتا تھا لیکن خود ان پر عمل نہیں کرتا تھا اور برائیوں سے روکتا تھا لیکن خود نہ رکتا تھا۔ (بخاری، احمد)

اہل جہنم کی ایک کیفیت یہ بھی ہو گی کہ وہ جنتیوں کو دیکھیں گے اور ان سے باتیں بھی کریں گے۔ یہ کیفیت ان کے عذاب کو دوچند کر دے گی۔ وہ اہل جنت سے اس کی نعمتوں کے طلب گار ہوں گے۔ لیکن جنتی ان سے کہیں گے کہ آج تو جنت کی نرم اور خنک ہوائیں بھی تم پر حرام ہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ وَنَادَىٰٓ أَصۡحَٰبُ ٱلنَّارِ أَصۡحَٰبَ ٱلۡجَنَّةِ أَنۡ أَفِيضُواْ عَلَيۡنَا مِنَ ٱلۡمَآءِ أَوۡ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُۚ قَالُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى ٱلۡكَٰفِرِينَ ﴿٥٠﴾ ﴾ (الأعراف: ٥٠) ترجمہ: اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو۔ وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان منکرین حق پر حرام کر دی ہیں۔ جہنم کے نگراں فرشتوں سے جہنمی التجاء کریں گے کہ اللہ تعالی سے کہو کہ وہ ہمارے عذاب میں ذرا سی کمی کر دے، لیکن ان کی یہ گزارش ٹھکرا دی جائے گی۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَقَالَ ٱلَّذِينَ فِي ٱلنَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ٱدۡعُواْ رَبَّكُمۡ يُخَفِّفۡ عَنَّا يَوۡمٗا مِّنَ ٱلۡعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوٓاْ أَوَلَمۡ تَكُ تَأۡتِيكُمۡ رُسُلُكُم بِٱلۡبَيِّنَٰتِۖ قَالُواْ بَلَىٰۚ قَالُواْ فَٱدۡعُواْۗ وَمَا دُعَٰٓؤُاْ ٱلۡكَٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَٰلٖ ﴿٥٠﴾ ﴾ (غافر: ٤٩ - ٥٠) ترجمہ: پھر یہ دوزخ میں پڑے ہوئے لوگ جہنم کے اہلکاروں سے کہیں گے اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے عذاب میں بس ایک دن کی تخفیف کر دے وہ پوچھیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول بینات لے کر نہیں آتے رہے تھے وہ کہیں گے ہاں۔ جہنم کے اہلکار بولیں گے پھر تو تم ہی دعا کرو، اور کافروں کی دعا اکارت ہی جانے والی ہے۔ پھر وہ جہنم کے داروغہ مالک کو آواز دیں گے کہ ہمیں کسی طرح موت ہی آجائے تاکہ اس عذاب سے جان چھوٹے۔ ﴿ وَنَادَوۡاْ يَٰمَٰلِكُ لِيَقۡضِ عَلَيۡنَا رَبُّكَۖ قَالَ إِنَّكُم مَّٰكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدۡ جِئۡنَٰكُم بِٱلۡحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَكُمۡ لِلۡحَقِّ كَٰرِهُونَ ﴿٧٨﴾ ﴾ (الزخرف: ٧٧ - ٧٨) ترجمہ: وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے تو اچھا ہے۔ وہ جواب دے گا تم یوں ہی پڑے رہو گے ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے مگر تم میں سے اکثر کو حق ہی ناگوار تھا۔ جب وہ عذاب میں کمی کے لئے کوشش کر کے مایوس ہو جائیں گے تو کہیں گے: ﴿ سَوَآءٌ عَلَيۡنَآ أَجَزِعۡنَآ أَمۡ صَبَرۡنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٖ ﴿٢١﴾ ﴾ (إبراهيم: ٢١) ترجمہ: اب تو یکساں ہے، خواہ ہم جزع فزع کریں یا صبر، بہر حال ہمارے بچنے کی

کوئی صورت نہیں۔ اہل جہنم کی ایک کیفیت یہ بھی ہو گی کہ وہ اللہ تعالی سے التجائیں کریں گے۔ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے اور کہیں گے کہ ایک مرتبہ اور دنیا میں بھیج دیجئے تا کہ ہم اچھے اچھے کام کرلیں۔ قرآن میں ان کی یہ کیفیت اس طرح بیان کی گئی ہے: ﴿ رَبَّنَآ أَبۡصَرۡنَا وَسَمِعۡنَا فَٱرۡجِعۡنَا نَعۡمَلۡ صَٰلِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ﴿١٢﴾ ﴾ (السجدة: ١٢) ترجمہ: اے ہمارے رب ہم نے خوب دیکھ لیا اور سن لیا، اب ہمیں واپس بھیج دے تا کہ ہم نیک عمل کریں، ہمیں اب یقین آگیا ہے۔ اللہ تعالی کا جواب یہ ہو گا: ﴿ فَذُوقُواْ بِمَا نَسِيتُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هَٰذَآ إِنَّا نَسِينَٰكُمۡۖ وَذُوقُواْ عَذَابَ ٱلۡخُلۡدِ بِمَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ ﴿١٤﴾ ﴾ (السجدة: ١٤) ترجمہ: پس اب چکھو مزہ اپنی اس حرکت کا کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا، ہم نے بھی اب تمہیں فراموش کر دیا ہے۔ چکھو ہمیشگی کے عذاب کا مزہ اپنے کرتوتوں کی پاداش میں۔ جہنمی پھر کہیں گے ﴿ رَبَّنَآ أَخِّرۡنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٖ قَرِيبٖ نُّجِبۡ دَعۡوَتَكَ وَنَتَّبِعِ ٱلرُّسُلَۗ ﴿٤٤﴾ ﴾ (إبراهيم: ٤٤) ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی سی مہلت اور دے دے، ہم تیری دعوت کو لبیک کہیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔ اللہ تعالی پھر ان سے کہے گا: ﴿ أَوَلَمۡ تَكُونُوٓاْ أَقۡسَمۡتُم مِّن قَبۡلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٖ ﴿٤٤﴾ ﴾ (إبراهيم: ٤٤) ترجمہ: کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جو اس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم پر تو کبھی زوال آنا ہی نہیں ہے۔ اہل جہنم پھر کہیں گے: ﴿ رَبَّنَآ أَخۡرِجۡنَا نَعۡمَلۡ صَٰلِحًا غَيۡرَ ٱلَّذِي كُنَّا نَعۡمَلُۚ ﴿٣٧﴾ ﴾ (فاطر: ٣٧) ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں یہاں سے نکال لے تا کہ ہم نیک عمل کریں ان اعمال سے مختلف جو پہلے کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالی انہیں جواب دے گا ﴿ أَوَلَمۡ نُعَمِّرۡكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُۖ فَذُوقُواْ فَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾ ﴾ (فاطر: ٣٧) ترجمہ: کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں کوئی سبق لینا چاہتا تو سبق لے سکتا تھا؟ اور تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آچکا تھا۔ اب مزہ چکھو۔ ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں ہے۔ اہل جہنم اپنی شقاوت و بدبختی کا اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے ﴿ قَالُواْ رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَيۡنَا شِقۡوَتُنَا وَكُنَّا قَوۡمٗا ضَآلِّينَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَآ أَخۡرِجۡنَا مِنۡهَا فَإِنۡ عُدۡنَا فَإِنَّا ظَٰلِمُونَ ﴿١٠٧﴾ ﴾ (المؤمنون: ١٠٦ - ١٠٧) ترجمہ:

وہ کہیں گے اے ہمارے رب، ہماری بد بختی ہم پر چھا گئی تھی۔ ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔ اے پروردگار، اب ہمیں یہاں سے نکال دے۔ پھر ہم ایسا قصور کریں تو ظالم ہوں گے۔ اللہ تعالی انہیں دھتکار دے گا اور کہے گا: ﴿ قَالَ ٱخۡسَـُٔواْ فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ﴿١٠٨﴾ ﴾ (المؤمنون: ١٠٨) ترجمہ: اللہ تعالی جواب دے گا دور ہو میرے سامنے سے، پڑے رہو اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔ اب جہنمی مایوس ہو جائیں گے اور پھر اللہ تعالی سے کبھی کسی گزارش کی ہمت نہ کر سکیں گے۔

جنت اور جہنم کا فیصلہ ہمیشہ کا فیصلہ ہو گا۔ کفار و مشرکین ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہیں گے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنۡ أَهۡلِ ٱلۡكِتَٰبِ وَٱلۡمُشۡرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَآۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمۡ شَرُّ ٱلۡبَرِيَّةِ ﴿٦﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُوْلَٰٓئِكَ هُمۡ خَيۡرُ ٱلۡبَرِيَّةِ ﴿٧﴾ جَزَآؤُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡ جَنَّٰتُ عَدۡنٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدٗاۖ رَّضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُواْ عَنۡهُۚ ذَٰلِكَ لِمَنۡ خَشِيَ رَبَّهُۥ ﴿٨﴾ ﴾ (البينة: ٦ – ٨)

ترجمہ: اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ یقینا جہنم کی آگ میں جائیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے، یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔ جو لوگ ایمان لے آئے اور جنہوں نے نیک عمل کئے، وہ یقیناً بہترین خلائق ہیں ان کی جزاء ان کے رب کے یہاں دائمی قیام کی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ کچھ ہے اس شخص کے لئے جس نے اپنے رب کا خوف کیا ہو۔ دوسری جگہ فرمایا: ﴿ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ شَقُواْ فَفِي ٱلنَّارِ لَهُمۡ فِيهَا زَفِيرٞ وَشَهِيقٌ ﴿١٠٦﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلۡأَرۡضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٞ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٠٧﴾ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ سُعِدُواْ فَفِي ٱلۡجَنَّةِ خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلۡأَرۡضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَۖ عَطَآءً غَيۡرَ مَجۡذُوذٖ ﴿١٠٨﴾ ﴾ (هود: ١٠٦ – ١٠٨) ترجمہ: جو بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں جائیں گے (جہاں گرمی اور پیاس کی شدت سے) وہ ہانپیں گے اور پھنکارے ماریں گے۔ اور اسی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک کہ زمین و آسمان قائم ہیں، الا یہ کہ تیرا رب کچھ اور چاہے۔ بے شک تیرا رب پورا اختیار رکھتا ہے کہ جو چاہے کرے۔ رہے وہ لوگ جو نیک بخت نکلیں گے، تو وہ جنت میں جائیں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین و آسمان قائم ہیں الا یہ کہ تیرا رب کچھ اور چاہے۔ ایسی بخشش ان کو ملے گی جس کا سلسلہ کبھی

منقطع نہ ہو گا۔ جہنم میں ڈالا جانا ایک بات ہے اور ہمیشہ جہنم میں رہنا ایک دوسری بات ہے۔ہمیشہ ہمیش کی جہنم صرف کفار و مشرکین کے لئے ہے۔رہے اہل ایمان تو انہیں جہنم میں اس لئے ڈالا جائے گا کہ انہوں نے بہت سے گناہ کئے ہوں گے۔کبائر کے مرتکب ہوئے ہوں گے۔توبہ نہیں کی ہو گی۔لوگوں کے حقوق دبائے ہوں گے۔اللہ تعالی ایسے لوگوں کو جہنم میں ڈالے گا تاکہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو سکیں۔اس کے بعد انہیں اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے جہنم سے نکالے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «يَدْخُلُ أَهْلُ الجَنَّةِ الجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ» ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: «أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ. فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الحَيَاة, فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً» اہل جنت جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل کئے جائیں گے پھر اللہ تعالی کہے گا کہ جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو ان کو جہنم سے نکال لیا جائے۔ انہیں نکالا جائے گا اس حال میں کہ وہ سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر انہیں "نہر حیات" میں ڈالا جائے گا جس سے وہ کھل اٹھیں گے جیسے کہ نمی پاکر دانہ اگ جاتا ہے۔(متفق علیہ)ایک دوسری حدیث میں فرمایا: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ» آگ سے ہر وہ شخص نکال لیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے دانہ کے بقدر خیر ہے۔اور آگ سے وہ بھی نکال لیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانہ کے بقدر خیر ہے اور وہ بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے بقدر خیر ہے۔ (متفق علیہ)